جن کی دعا قبول نہیں ہوتی!

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ يَدْعُونَ اللّٰهَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ ؛ رَجُلٌ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا، وَرَجُلٌ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ مَالٌ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ آتٰى سَفِيهًا مَالَهٗ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾(النساء : 5).

''تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی؛ ① جس کی بیوی بد اخلاق اور بدتمیز ہو، وہ اسے طلاق نہ دے۔ ② جو کسی کو قرض دے، لیکن اس پر گواہ نہ بنائے۔ ③ جو اپنا مال (بغرض تجارت) کسی ناسمجھ کے حوالے کر دے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾(النساء : 5) ''اپنے مال ناسمجھ لوگوں کے سپرد مت کرو۔''

(المستدرك للحاكم : 331/2، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 146/10، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

اس حدیث میں تین باتیں مذکور ہیں؛

① جس کی بیوی بد اخلاق ہے، وہ اسے طلاق نہیں دیتا، تو اس کی دعا قبول

نہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بیوی اسے پریشان کرتی ہے،تو وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ یہ پریشانی دور کر دے،تو اس کی یہ دعا قبول نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے رخصت دی ہے کہ وہ ایسی بد اخلاق بیوی کو طلاق دے کر خلاصی پا لے،لیکن وہ اسے طلاق نہیں دیتا،ایسا شخص اگر بیوی کی اذیتوں پر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے،تو اس کی دعا رد ہو جاتی ہے۔اس سے مطلق دعا مراد نہیں ہے۔

② جس نے کسی شخص کو قرض دیا ہو،قرض پر گواہ نہ بنایا ہو،اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو قرض دیا،کسی کو گواہ نہ بنایا، پھر جب قرض کا مطالبہ کیا،تو قرض لینے والا مکر گیا،اب مطالبہ کرنے والا اسے بددعا دیتا ہے،تو اس شخص کی یہ دعا جو یہ دوسرے شخص کے خلاف کر رہا ہے،قبول نہ ہوگی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے قرض پر گواہ بنانے کی راہنمائی کی تھی،لیکن اس نے اللہ کے حکم کو اختیار نہ کیا،لہٰذا اب بطور سزا اس کی قرض لینے والے کے خلاف دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

③ جو اپنا مال کسی ناسمجھ کے سپرد کر دیتا ہے،اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک شخص اپنا مال کسی ناسمجھ کو دیتا ہے کہ میرے مال میں تجارت کرو،لیکن وہ ناسمجھ مال ضائع کر دیتا ہے،اب مال کا مالک اس ناسمجھ کو بددعائیں دیتا ہے،تو اس کی یہ بد دعائیں ہرگز قبول نہ ہوں گی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ مال کو ناسمجھوں کے حوالے نہ کرو۔جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾(النساء : 5)

''اپنے مال ناسمجھ لوگوں کے سپرد مت کریں۔''

ان تین افراد کی دعا مطلق رد نہیں ہوتی، بلکہ یہاں خاص دعا مراد ہے، جو رد کر دی جاتی ہے۔